سوال

(95) سوتیلی ماں کی لڑکی سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے ماموں خالد نے زید کی سوتیلی ماں زینب کا دودھ پیا ہے اب خالد کی لڑکی فاطمہ کا نکاح زید کے ساتھ درست ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی اس سلسلے میں تمام مذاہب فقہی کے احکام معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوسکا کہ اس کا نکاح میں کوئی قباحت نہیں غالبا حنفیہ اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرواقعہ کے بیان کرنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے اورصورت مرقومہ واقعہ کے مطابق ہے توفاطمہ کانکاح زید سے درست نہیں ہوسکتا۔ یہ نکاح باتفاق ائمہ اربعہ وجمہور محدثین وفقہانا جائز ہے۔ زید کاماموں اس کا سوتیلا رضاعی بھائی ہے اورخالد کی لڑکی فاطوہ زید کی سوتیلی رضاعی بھتیجی ہے یا یہ کہا جائے کہ زید فاطمہ کا سوتیلا رضاعی چچا ہے اورجس طرح اپنے سوتیلے نسبی بھائی یا بہن اور سوتیلے نسبی بھتیجے یا بھتیجی بھانجے بھانجی سے نکاح ناجائز ہے۔ لقول تعالی:

حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ ... سورة النساء ٢٣

اسی طرح اپنے سوتیلے رضاعی بھائی یا بہن اور سوتیلے رضاعی بھتیجے بھانجے یا بھانجی سے بھی ناجائز ہے۔

رضاعت سے جس طرح مرضعہ اوررضعیہ کے درمیان حرمت ثابت ہوتی ہے کہ مرضعہ کے اصول رضیع کے فروع مرضعہ کے فروع ہوجاتے ہیں ٹھیک اسی طرح مرضعہ کے شوہر(جس کے حمل کی وجہ سے مرضعہ میں یہ دودھ پیدا ہوا) اوراس رضیع کے درمیان بھی حرمت متحقق ہوتی ہے کہ اس رضاعی باپ کے اصول رضیع کے اصول ہوجاتے ہیں اوراس رضیع کے تمام فروع رضاعی باپ کے فروع ہوجاتے ہیں۔ اورمرضعہ اوراس کے شوہر کے بیٹے بیٹیاں (خواہ اس مرضعہ کے بطن سے پیدا ہوئے ہوں یا دوسری بیوی سے) اس رضاعی باپ کی اولاد رضیع کے سوتیلے رضاعی بھائی بہن کہے جائیں گے اس قاعدہ کی روسے خالد زید کی باپ اوراس کی سوتیلی ماں زینب کا رضاعی بیٹا ہوا اورخود زید کا وہ سوتیلا رضاعی بھائی ہوا اورفاطمہ زید کی سوتیلی رضاعی بھتیجی۔

فرض کیجئے اگر خالد زید کا ماموں نہ ہوتا بلکہ اجنبی ہوتا اوربجائے لڑکے کے لڑکی خالدہ نام کی ہوتی اوراس خالدہ نے زید کی سوتیلی ماں زینب کا دودھ پیا ہوتا توبلاشبہ یہ خالدہ زید کی رضاعی

سوتیلی بہن ہوتی اوراس کانکاح زیدسے درست نہیں ہوتا وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَـٰعَةِ (النساء:23) کیونکہ اخت رضاعیہ کی تین صورتیں ہیں :

(1)دواجنبی لڑکے اورلڑکی کسی اجنبی عورت کادودھ پییں۔

(2)ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی نسبی ماں کادودھ پیے۔

(3)یادوسرے کی سوتیلی ماں کادودھ پیے۔

ہرایک صورت پراخت رضاعیہ صادق ہے۔اورصورت مفروضہ میں خالداورزیدتیسری قسم میں داخل ہیں کہ خالدہ نے زیدکی سوتیلی ماں زینب کادودھ پیا ہے لہذا خالدہ کانکاح زید سے درست نہیں ہوگا اورنہ ہی خالدہ کی لڑکی فاطمہ سے اس کانکاح درست ہوسکتا ہے کیوں کہ وہ زیدکی سوتیلی ماں کی رضاعی پوتی ہوتی ہے اورزیدکی سوتیلی بہن کی بیٹی یعنی : زیدکی سوتیلی بھانجی۔

صورت مسؤلہ میں چونکہ فاطمہ زیدکی سوتیلی رضاعی بھتیجی ہے اورزیداس کاسوتیلارضاعی چچا۔اس لئے فاطمہ کانکاح زیدسے درست نہیں ہوسکتا۔

قال ابن قدامة فی المغنی(520/9) فی شرح الخرقی : مَسْأَلَةٌ : قَالَ : (وَلَبَنُ الْفَحْلِ مُحَرِّمٌ) مَعْنَاهُ أَنَّ الْمَرْأَةَ إذَا أَرْضَعَتْ طِفْلًا بِلَبَنٍ ثَابَ مِنْ وَطْءِ رَجُلٍ حَرُمَ الطِّفْلُ عَلَى الرَّجُلِ وَأَقَارِبِهِ، كَمَا يَحْرُمُ وَلَدُهُ مِنْ النَّسَبِ؛ لِأَنَّ اللَّبَنَ مِنْ الرَّجُلِ كَمَا هُوَ مِنْ الْمَرْأَةِ، فَيَصِيرُ الطِّفْلُ وَلَدًا لِلرَّجُلِ، وَالرَّجُلُ أَبَاهُ، وَأَوْلَادُ الرَّجُلِ إخْوَتَهُ، سَوَاءٌ كَانُوا مِنْ تِلْكَ الْمَرْأَةِ أَوْ مِنْ غَيْرِهَا، وَإِخْوَةُ الرَّجُلِ وَأَخَوَاتُهُ أَعْمَامُ الطِّفْلِ وَعَمَّاتُهُ، وَآبَاؤُهُ وَأُمَّهَاتُهُ أَجْدَادُهُ وَجَدَّاتُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَبَنُ الْفَحْلِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَتُرْضِعَ هَذِهِ صَبِيَّةً وَهَذِهِ صَبِيًّا لَا يُزَوَّجُ هَذَا مِنْ هَذَا وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ، أَرْضَعَتْ إحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا، غُلَامًا، فَقَالَ : لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَمِمَّنْ قَالَ بِتَحْرِيمِهِ عَلِيٌّ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالْحَسَنُ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ، وَمَالِكٌ، وَالثَّوْرِيُّ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَإِسْحَاقُ، وَأَبُو عُبَيْدٍ، وَأَبُو ثَوْرٍ، وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ : وَإِلَيْهِ ذَهَبَ فُقَهَاءُ الْأَمْصَارِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَجَمَاعَةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَرَخَّصَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَالنَّخَعِيُّ، وَأَبُو قِلَابَةَ

وَيُرْوَى ذَلِكَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غَيْرِ مُسَمَّيْنَ؛ لِأَنَّ الرَّضَاعَ مِنْ الْمَرْأَةِ لَا مِنْ الرَّجُلِ وَيُرْوَى عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، امْرَأَةُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ : وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي، فَيَقُولُ : أَقْبِلِي عَلَيَّ فَحَدِّثِينِي أَرَاهُ وَالِدًا، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ إخْوَتِي، ثُمَّ إنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إلَيَّ يَخْطُبُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتِي، عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَكَانَ حَمْزَةُ لِلْكَلْبِيَّةِ، فَقُلْت لِرَسُولِهِ : وَهَلْ تَحِلُّ لَهُ وَإِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أُخْتِهِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إنَّمَا أَرَدْت بِهَذَا الْمَنْعَ لِمَا قِبَلَك، أَمَّا مَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إخْوَتُك، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ أَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَك بِإِخْوَةٍ، فَأَرْسِلِي فَسَلِي عَنْ هَذَا، فَأَرْسَلْت فَسَأَلْت وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مُتَوَافِرُونَ، فَقَالُوا لَهَا : إنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا فَأَنْكَحْتهَا إيَّاهُ، فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ عَنْهَا وَلَنَا

مَا رَوَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - «أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقُلْت : وَاَللَّهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقُلْت : يَا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ، فَإِنَّهُ عَمُّك، تَرِبَتْ يَمِينُك قَالَ عُرْوَةُ : فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ بِقَوْلِ : حَرِّمُوا مِنْ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنْ النَّسَبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا نَصٌّ قَاطِعٌ فِي مَحِلِّ النِّزَاعِ، فَلَا يُعَوَّلُ عَلَى مَا خَالَفَهُ

فَأَمَّا حَدِيثُ زَيْنَبَ فَإِنْ صَحَّ فَهُوَ حُجَّةٌ لَنَا، فَإِنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يَعْتَقِدُهَا ابْنَتَهُ وَتَعْتَقِدُهُ أَبَاهَا، وَالظَّاهِرُ أَنَّ هَذَا كَانَ مَشْهُورًا عِنْدَهُمْ، وَقَوْلُهُ مَعَ إقْرَارِ أَهْلِ عَصْرِهِ أَوْلَى مِنْ قَوْلِ ابْنِهِ وَقَوْلِ قَوْمٍ لَا يُعْرَفُونَ

وذكرابن قدامة نحوماتقدم فی 317/11 ایضاوفیه : وجمیع اولادالرجل الذی انتسب الحمل الیه من الرمضعة ومن غیرهاأخوه المرتضع وأخواته الخ

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 215

محدث فتویٰ